نیا
آسان اردو نصاب

مرتب

ڈاکٹر محمد ابو صالح

EBH

ایجوکیشنل بُک ہاؤس ○ علی گڑھ

نیا
آسان اردو نصاب

(گیارہویں جماعت کے لیے)

ELEMENTARY URDU

مرتب

ڈاکٹر محمد ابو صالح

ایجوکیشنل بُک ہاؤس ○ علی گڑھ

NAYA
ASAN URDU NISAB

BY

DR. MOHD. ABU SALEH

Published by
Educational Book House
Muslim University Market
Aligarh-202002 (India)

ایڈیشن : 2023
قیمت : 75/-
مطبع : ایم۔کے۔آفسیٹ پرنٹرز، دہلی

ISBN-978-93-83549-00-0

ایجوکیشنل بک ہاؤس
مسلم یونیورسٹی مارکیٹ۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

فہرست

● حصہ غزل و نظم:

●●●

عرضِ مرتب

یہ کتاب سینئر سکنڈری اسکول میں داخلہ لینے والے ان طلبا و طالبات کے لیے مرتب کی گئی ہے جنھیں ثانوی سطح پر اردو پڑھنے کا موقع نہیں ملا یا پھر انھوں نے تیسری زبان کی حیثیت سے بالکل ابتدائی قسم کا نصاب پڑھا ہے۔ ان کی سابقہ معلومات اس درجہ کی نہیں ہے کہ وہ اردو میں خط لکھ سکیں، اخبارات و رسائل پڑھ سکیں یا اردو زبان کی آسان ادبی کتابوں کا مطالعہ کر سکیں۔

طلبا و طالبات کی یہ جماعتیں ان علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں جہاں عام بول چال کی زبان اردو یا ہندی ہے۔ یہ طلبا و طالبات زبان کے بنیادی ڈھانچے سے واقف ہیں۔ عام محاوروں کے معنی بھی سمجھتے ہیں۔ البتہ رسمِ خط سے نا آشنا ہیں۔ لہٰذا اصل مسئلہ زبان کو تحریری طور پر سکھانے کا ہے۔

اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ حروف تہجی اور ان کی ترکیبی شکلیں، اعراب اور ان کے استعمال اور الفاظ کی مشق وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اخیر میں چند حکایتیں اس خیال سے رکھی گئی ہیں کہ اصل نصاب شروع کرنے سے پہلے یہ واضح ہو جائے کہ اب طلبا ہر قسم کے الفاظ اور آسان عبارت پڑھنے پر قادر ہو چکے ہیں۔

جسے طلبا آسانی سے پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ کوشش کارگر ثابت ہوگی۔

میں سینئر سکنڈری اسکول کے پرنسپل میجر سید محمد مصطفیٰ صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں کہ انھوں نے اس کتاب کے اسباق کے انتخاب و ترتیب سے متعلق اہم اور کارآمد مشورے دیے۔ ڈاکٹر قمرالہدیٰ فریدی اور ہمارے رفقاے کار جناب ایوب شباب، ڈاکٹر رفیع الدین اور ڈاکٹر تمکین حسین نے کتاب کے تدریسی مواد اور معیار سے متعلق جو اہم مشورے دیے اس کے لیے میں ان حضرات کا بے حد ممنون و مشکور ہوں۔

ڈاکٹر محمد ابو صالح

(مرتب)

حصہ اوّل

حروفِ تہجی

ا	ب	پ	ت	ٹ	ث
ج	چ	ح	خ	د	ڈ
ذ	ر	ڑ	ز	ژ	س
ش	ص	ض	ط	ظ	ع
غ	ف	ق	ک	گ	ل
م	ن	و	ہ	ھ	ء
		ی	ے		
بھ	پھ	تھ	ٹھ	جھ	چھ
دھ	ڈھ	ڑھ	کھ	گھ	لھ
			نھ		

مرکب حروف کا استعمال

مرکب حروف	ابتدا میں	درمیان میں	آخر میں
بھ	بھالو	چبھن	جیبھ
پھ	پھل	سپھل	×
تھ	تھل	پتھر	رتھ، تیرتھ
ٹھ	ٹھگ	گٹھڑی	گانٹھ
جھ	جھاڑی	اوجھل	سانجھ
چھ	چھل	کرچُھل	ریچھ
دھ	دھن	ایندھن	مگدھ
ڈھ	ڈھال	نڈھال	مینڈھ
ڑھ	×	پڑھائی	کاڑھ

کھ	کھل/کھیت	سکھی	سیکھ/ساکھ
گھ	گھر	سُگھڑ	میگھ، ماگھ
لھ	×	چولھا	×
نھ	×	ننھا/کانھا	×

○○○

چند اہم اشارے

ا د ڈ ذ ر ڑ ز ژ و

۱۔ آپس میں ملا کر نہیں لکھے جاتے جیسے: دوری، اردو، زردار وغیرہ

۲۔ اپنے بعد آنے والے حروف سے نہیں ملتے جیسے: اس، جس، دس، دن وغیرہ

۳۔ لیکن اپنے سے پہلے آنے والے حروف سے جوڑے جا سکتے ہیں جیسے: بات، فضا، خفا، حمد، شہد، شہر، مسجد، وضو وغیرہ۔

ا ط ظ اور و

عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ ملا کر لکھنے میں حروف کی شکل بدل جاتی ہے لیکن ملا کر لکھنے پر بھی مندرجہ بالا حروف کی شکل میں کوئی تبدیلی نہیں آتی جیسے: اخبار، زبان، فضا، طلسم، خطا، قسط، ظہر، نظم، حفیظ، وقت، قوت، چاقو وغیرہ۔

د ڈ اور ذ

ملا کر لکھنے میں د ڈ ذ کی شکل ر ڑ اور ز جیسی ہو جاتی ہے جیسے:
حمد، گڈّی، غذا وغیرہ۔

ر ڑ ز اور ژ

ملا کر لکھنے میں ر ڑ ز اور ژ کی شکلیں حسب ذیل انداز میں بدل جاتی ہیں۔

ـر ـڑ ـز ـژ

مثال: فکر، پگڑی، میز، مژہ

ملا کر لکھنے میں حروف کی مختلف شکلیں

حروفِ تہجی	ابتدا میں	مثال	درمیان میں	مثال	آخیر میں	مثال
ا	ا	اب، اِس، اُن	ا، ـا	زات، چاند	ا، ـا	ادا، خدا
ب	با، بر، بہ، بر، بـ	بات، برف، بس، بہار، بی بی	ـبا، ـبر، ـبہ، ـبہ، ـبـ	ابا، ابر، تابش، البم، کامیابی	ب	اَب، سیب
پ	پا، پر، پہ، پر، پـ	پان، پردہ، پس، پہاڑ، پی	ـپا، ـپر، ـپہ، ـپر، ـپـ	آپا، اوپر، آپس، اُپہار، آپی	پ	باپ، سیپ
ت	تا، تر، تہ، تر، تـ	تابش، ترکاری، تکان، تہائی	ـتا، ـتر، ـتہ، ـتر، ـتـ	جتن، جنتر، آتش، خاتم، باتی	ت	ذات، جیت
ٹ	ٹا، ٹر، ٹہ، ٹر، ٹـ	ٹاٹ، ٹرک، ٹونا، ٹماٹر، ٹی شرٹ	ـٹا، ـٹر، ـٹہ، ـٹر، ـٹـ	گھٹا، مٹر، اٹکل، الٹی میٹم، ماٹی	ٹ	ٹاٹ، ٹکٹ
ث	ثا، ثر، ثہ، ثر، ثـ	ثابت، ثمر، ثروت، ثقافت، مراثی	ـثا، ـثر، ـثہ، ـثر، ـثـ	مثال، کثیر، ہیثم، کاثغر، مراثی	ث	میراث، عبث
ج	جہ، جہ، جـ	جال، جب، جج	ـجی، ـجہ، ـجـ	بجاج، عجب، شلجم	ج، ـج	آج، کالج

حروف تہجی	ابتدا میں	مثال	درمیان میں	مثال	اخیر میں	مثال
چ	چہ، چہ، چ	چال، چپ، چم چم	چہ، چہ، چ	لچک، اونچا پرچم	چ، چ	کوچ، سچ
ح	حہ، حہ، ح	حق، حال، حج	حہ، حہ، ح	بحث، بحالی ارحم	ح، ح	صباح، صبح
خ	خہ، خہ، خ	خوش، خاک، خم	خہ، خہ، خ	شبخوں، تخم سخاوت	خ، خ	شاخ، تاریخ
د	د	دل، دس	د، د	ادب، مدد	د	یاد، حمد
ڈ	ڈ	ڈال، ڈول	ڈ	اڈا، ڈنڈا	ڈ	گڈمڈ، گارڈ
ذ	ذ	ذات، ذہن	ذ، ذ	اذان، غذا	ذ، ذ	شاذ، تلمیذ
ر	ر	رات، ریل	ر، ر	تارا، فرض	ر، ر	تار، تیر
ڑ	ڑ	- -	ڑ، ڑ	اڑان، پگڑی	ڑ	تاڑ، چیڑ
ز	ز	زر، زک	ز، ز	رازی، سبزی	ز، ز	راز، میز
ژ	ژ	ژاژ، ژالہ	ژ، ژ	اژدہا، مژدہ	ژ، ژ	ژاژ
س	سہ، س	سبق، سالم	سہ، س	جسیم، نسیم	س، س	بس، خس
ش	شہ، ش	شام، شاخ	شہ، ش	مشام، نشان	ش، ش	بیش، ریش
ص	صہ	صابن	صہ	ابصار	ص	شخص
ض	ضہ	ضامن	ضہ	رمضان	ض	نبض

حروف تہجی	ابتدا میں	مثال	درمیان میں	مثال	اخیر میں	مثال
ط	ط	طاق	ط	مقطع	ط	ضبط
ظ	ظ	ظہر	ظ	نظم	ظ	حفیظ
ع	ع	عقل	ع، ىع	دعوت، شعاع	ع، ىع	دفاع، شمع
غ	غ، غو	غلاف	غ، ىغ	باغی، بغاوت	غ، ىغ	باغ، تیغ
ف	ف	فصل	ف، ىف	کافی، لفافہ	ف، ىف	صف
ق	ق	قلم	ق، ىق	آقا، بقایا	ق	سبق
ک	کا، کر	کبوتر، کام	ک، کا	ٹکٹ، ٹیکا	ک	نیک
گ	گر، گا	گیت، گل	گر، گا	جگہ، لگام	گ	ریگ
ل	ل	لب، لوگ	لہ	بلبل	ل	نفل
م	ما، مر	مشق	مہ	نمک	م	چلم
ن	نا، نر، نز نز، ن	ناک، نرم، نس نہاری، نانی	نا، نہ، نز نز، ن	حنا، ہنر، خانم مانس، پانی	ن	چمن
و	و	وطن	و	قوت	و	وضو
ہ	ہا، ہر	ہاتھ، ہرن	ہا، ہہ، ہو	کوہان، جوہر	ہ، ہہ	ماہ، مہ
ی	یا، یر یہ، یر، یا	یاسر، یرقان یقین، یمن،	یہ، یہ یہ، یر، یا	قیدی، دلیر ہمسایگان قایم انویایی	ی، ں	آدمی، لڑکی
ے		ـ	ـ		ے	لڑکے، بڑے

نوٹ: انویایی = عقیدت مند

حروف کو جوڑ اور توڑ کر لکھنے کی مشق

ب + ا + ت = بات

چ + م + ن = چمن

س + خ + ن = سخن

ب + د + ن = بدن

پ + ا + ر + ا = پارا

م + ل + ک = ملک

م + ا + ل + ک = مالک

ج + ہ + ا + ز = جہاز

س + و + ر + ج = سورج

چ + ا + ن + د = چاند

ص + ن + د + ل = صندل

ش + ع + ر = شعر

شہ + ا + ع + ر = شاعر

سہ + یہ + ب = سیب

قہ + یہ + ی = قیدی

ط + لہ + سہ + م = طلسم

ظ + لہ + م = ظلم

حفاظت = حہ + فہ + ا + ظ + ت

جنوری = جہ + نہ + و + ر + ی

ستمبر = سہ + تہ + مہ + بہ + ر

اکتوبر = ا + ک + تہ + بہ + ر

کلاس = کا + لہ + ا + س

تعارف = تہ + عہ + ا + ر + ف

عبادت = عہ + بہ + ا + د + ت

ملاقات = مہ + لہ + ا + قہ + ا + ت

ہمدردی = ہہ + مہ + دہ + ر + د + ی

بزرگ = بہ + ز + ر + گ

برسات = بـ + ر + سـ + ا + ت

نقصان = نـ + قـ + صـ + ا + ن

رنگین = ر + نـ + گـ + یـ + ن

انتظار = ا + نـ + تـ + ظ + ا + ر

استعمال = ا + سـ + تـ + عـ + مـ + ا + ل

امتحان = ا + مـ + تـ + حـ + ا + ن

اعراب

زبر ـَـ جب کسی حرف کی آواز ذرا اوپر اُٹھا کر ادا کی جائے جیسے: اَب، دَس۔

زیر ـِـ جب کسی حرف کی آواز ذرا نیچے کی طرف گرا کر ادا کی جائے جیسے: اِس، دِن

پیش ـُـ جب کسی حرف کی آواز کو تھوڑا گھما کر ادا کیا جائے جیسے: اُس، اُن، دُکھ

مد ـٓـ جب الف کو کھینچ کر ادا کیا جائے جیسے: آپ، آج، آم، آس، آن

تشدید ـّـ جب کسی حرف کو ایک ساتھ دو بار ادا کیا جائے جیسے: کتّا، بلّی، لٹّو

ہمزہ ء جب کسی حرف کو کسی لفظ کے بیچ یا اخیر میں دبا کر ادا کیا جائے جیسے: آؤ، آئی، سؤر گ، مؤذن، گئودان

تنوین	ـً ـٍ ـٌ	زبر، زیر، پیش کی آواز میں حرف 'ن' کی آواز پیدا کرتا ہے جیسے: فوراً، (فورن)، مثلاً (مثلن)، اللہ جمیلٌ، (جمیلن)

کھڑا زبر ـٰ کھڑا زبر الف کا قائم مقام ہوتا ہے جس حرف پر آتا ہے اس میں الف کی آواز شامل کر دیتا ہے۔ جیسے: رحمٰن (رحمان)، اسمٰعیل (اسماعیل)، لٰہذا (لہاذا) وغیرہ۔

الف مقصورہ ـٰ الف مقصورہ 'ۃ' اور 'ی' پر آتا ہے اور 'ۃ' اور 'ی' کی آواز کو الف کی آواز میں بدل دیتا ہے۔ جیسے: زکوٰۃ (زکات)، صلوٰۃ (صلات)، عیسیٰ (عیسا)، موسیٰ (موسا)، عقبیٰ (عقبا) وغیرہ۔

OOO

الفاظ کی مشق

دو حرفی الفاظ

اب۔ تب۔ جب۔ آج۔ آس۔ آن۔
دس۔ دن۔ رب۔ رس۔ رن۔ سن۔ ظن۔
بج۔ حج۔ جگ۔ جل۔ جی۔ حس۔ خس۔ خط۔
حظ۔ حل۔ حق۔ خم۔ نم۔ ہم۔ تم۔ غم۔ سچ۔
شب۔ شق۔ شک۔

☆☆☆

سہ حرفی الفاظ

ابر۔ اثر۔ اجر۔ بان۔ پان۔ دان۔ راگ۔
راگ۔ راج۔ درد۔ درس۔ دشت۔ دین۔

دیپ۔ ذیر۔ رات۔ ذات۔حلق۔ قلق۔ کلی۔
گلی۔ قلی۔ شمع۔ سحر۔ دریغ۔ لفظ۔ حفظ۔ داغ۔
زاغ۔ ریگ۔ریت۔ ریل۔ بھائی۔ تائی۔ رائی۔
ریش۔ طیش۔ طیر۔ سیر۔

☆☆☆

چہار حرفی الفاظ

آدمی۔ آرام۔ آسان۔ درخت۔ کرخت۔
ادیب۔ نصیب۔مشعل۔ امیر۔ قیدی۔ ابتر۔
اندر۔ بزرگ۔ غریب۔ بستر۔ بندر۔ بیان۔
جوان۔ بیٹا۔ پانچ۔پاؤں۔ پیدل۔ پہاڑ۔ جہاز۔
عالم۔ جاہل۔ جمعہ۔ دعوت۔ رغبت۔ راحت۔
زمین۔ خاطر۔ ساتھی۔شاہی۔

☆☆☆

پنج حرفی الفاظ

آسان۔ امیری۔ انسان۔ تیاری۔ انکار۔ اقرار۔

جنگجو۔ جہالت ۔ تولیا۔ برسات ۔ بزرگی ۔

برتری۔ زیادہ ۔ رنگین ۔ شریفہ۔ ارمان ۔

قیامت۔ علالت۔ عبادت۔ غلامی ۔ کہانی ۔

ہمیشہ ۔ ہدایت ۔ معلوم۔ مغموم ۔ منظور ۔

نشانی۔ نمازی۔ حقارت ۔ حقیقت۔طوالت ۔

تباہی۔ قیاسی۔ سخاوت۔ عداوت۔

ООО

حصہ دوم

چند حکایتیں

(۱) محلّے کا دُکان دار

عورت۔ چیز۔ شرم۔ امید۔
بازار۔ نقصان۔ دُکان

ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا: ''محلّے کا دُکان دار چیزیں مہنگی بیچتا ہے۔ آپ بازار سے کیوں نہیں خریدتے کہ نقصان نہ ہو؟'' یہ میں بھی جانتا ہوں مگر شرم آتی ہے۔ اس نے ہم لوگوں کی اُمید پر یہاں دُکان کھولی ہے اگر ہم بھی اس کی اُمید پوری نہ کریں تو خدا ہماری اُمیدیں کیسے پوری کرے گا؟

☆☆☆

سوالات:

۱۔ عورت نے اپنے شوہر سے کیا کہا؟

۲۔ شوہر نے کیا جواب دیا؟

۳۔ عورت نے بازار سے سامان خریدنے کا مشورہ کیوں دیا؟

۴۔ خدا کن لوگوں کی امیدیں پوری کرتا ہے؟

۵۔ اس حکایت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

○○○

خود غرض دوست

جنگل۔ راستہ۔ ریچھ۔ ترکیب۔
سانس۔ دوستی۔ بھروسا

دو دوست جنگل کے راستے سے گزر رہے تھے۔ سامنے سے ایک ریچھ آتا دکھائی دیا۔ ایک دوست جھپٹ کر درخت پر چڑھ گیا۔ دوسرے کو درخت پر چڑھنا نہیں آتا تھا۔ دوسرے نے پہلے کو مدد کے لیے پکارا۔ پہلا اور اوپر چڑھ گیا۔ تب دوسرے کو ایک ترکیب سوجھی۔ وہ جھٹ سے پیڑ کی جڑ کے پاس لیٹ گیا اور سانسیں روک لیں۔ ریچھ نے آ کر اس کے منھ، ناک اور کان کو سونگھا اور مردہ سمجھ کر آگے بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد پہلا دوست درخت سے نیچے اُترا اور دوسرے سے بولا: ریچھ تمہارے کان میں کیا کہہ رہا تھا؟ دوسرے دوست نے جواب دیا: ”خود غرض لوگوں کی دوستی پر بھروسا مت کرنا۔“

☆☆☆

سوالات:

ا۔ دو دوست کہاں سے گزر رہے تھے؟

۲۔ انھیں کیا سامنے دکھائی دیا؟

۳۔ ریچھ کو سامنے سے آتا دیکھ کر پہلے دوست نے کیا کیا؟

۴۔ دوسرے دوست نے اپنے بچاؤ کے لیے کیا کیا؟

۵۔ اس حکایت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

OOO

بادشاہ اور قیدی

عدالت۔ ملزم۔ مقدمہ۔ قتل گاہ۔ شخص۔
ناراضگی۔ قیدی۔ وزیر۔ دیوانہ۔ عذاب۔
مبتلا کرنا۔ ضبط کرنا۔ مخالف۔ گستاخی۔ بغض۔
کینہ۔ غلط بیانی۔ خیر خواہی

ایک بادشاہ کی عدالت میں کسی ملزم کو پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے مقدمہ سننے کے بعد اشارہ کیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ بادشاہ کے حکم پر سپاہی اسے قتل گاہ کی طرف لے چلے تو اس نے بادشاہ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ کسی شخص کے لیے بڑی سے بڑی سزا یہی ہو سکتی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اور چوں کہ اس شخص کو یہ سزا سنائی جا چکی تھی، اس کے دل سے بادشاہ کی ناراضگی کا خوف دور ہو چکا تھا۔

بادشاہ نے جب دیکھا کہ قیدی کچھ کہہ رہا ہے تو اس نے اپنے وزیر سے پوچھا: ''یہ کیا کہہ رہا ہے؟'' وزیر بہت نیک دل تھا اس نے سوچا اگر

ٹھیک بات بتا دی جائے تو بادشاہ غصے سے دیوانہ ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے قتل کرانے سے پہلے قیدی کو کسی اور عذاب میں مبتلا کر دے۔ اس نے جواب دیا: ''حضور یہ کہہ رہا ہے اللہ پاک اس شخص کو پسند کرتا ہے جو غصے کو ضبط کر لیتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں۔''

وزیر کی بات سن کر بادشاہ مسکرایا اور اس نے حکم دیا کہ اس شخص کو آزاد کر دیا جائے۔ بادشاہ کا ایک اور وزیر پہلے وزیر کا مخالف اور تنگ دل تھا۔ وہ خیر خواہی جتانے کے انداز میں بولا: ''حضور یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔ دراصل قیدی آپ کی شان میں گستاخی کر رہا تھا۔'' وزیر کی بات سن کر نیک دل بادشاہ نے کہا: ''اے وزیر تیرے اس سچ سے جس کی بنیاد بغض اور کینے پر ہے، تیرے بھائی کی غلط بیانی بہتر ہے کہ اس سے ایک شخص کی جان بچ گئی۔''

☆☆☆

سوالات:

۱۔ بادشاہ نے ملزم کا مقدمہ سن کر کیا اشارہ کیا؟
۲۔ سپاہی ملزم کو قتل گاہ کی طرف لے چلے تو اس نے کیا کہا؟
۳۔ نیک دل وزیر نے بادشاہ سے صحیح بات کیوں نہیں بتائی؟
۴۔ وزیر کی بات سن کر بادشاہ نے کیا حکم دیا؟

۵۔ بادشاہ نے تنگ دل وزیر کی باتِ سن کر کیا کہا؟

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جنس بتائیے:

ملزم۔ مقدمہ۔ ناراضگی۔ عذاب۔ گستاخی۔ بغض۔ کینہ۔ غلط بیانی۔ خیر خواہی

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

بادشاہ۔ ملزم۔ مقدمہ۔ شخص۔ وزیر۔ مخالف

OOO

اردو زبان

اردو کسی خاص مذہب، فرقے یا علاقے کی زبان نہیں ہے۔ یہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے صدیوں تک ایک ساتھ رہنے اور ان کے آپسی میل جول سے پیدا ہوئی۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی ملاقات پہلی بار شمال مغربی ہندوستان میں ہوئی۔ پہلے پہل مسلمان سندھ میں آئے لیکن سندھ سے آگے نہ بڑھ سکے۔ یہ آٹھویں صدی عیسوی کی بات ہے۔ پھر دسویں اور گیارہویں صدی عیسوی میں بڑی تعداد میں درّۂ خیبر کے راستے سے آئے اور سارے پنجاب میں پھیل گئے۔ قریب قریب دوسو سال تک ان میں اور وہاں کے مقامی باشندوں میں میل جول بڑھتا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ سندھی اور پنجابی زبان پر عربی اور فارسی کے اثرات پائے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کا جو سلسلہ آٹھویں صدی عیسوی سے شروع ہوا، وہ وقفے وقفے سے مغلوں کے زمانے تک جاری رہا۔ اس دوران شمال مغربی ہندوستان کی زبانوں میں بڑی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ اردو کہاں پیدا ہوئی، اس سلسلے میں کئی نظریات پائے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ

سندھ اور پنجاب کو اس کی جائے پیدائش بتاتے ہیں تو کچھ لوگ دہلی کے آس پاس کے علاقے اور دکن کو اس کا اصلی وطن بتاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح سندھ اور پنجاب کی مقامی زبانوں نے مسلمانوں کے اثر سے نئی شکل اختیار کی اسی طرح دلّی اور آس پاس کے علاقے میں بھی ایک نئی زبان پیدا ہوئی جو فوجوں، حاکموں، تاجروں اور صوفیوں کے ذریعے ملک کے مختلف حصوں میں پہنچی۔

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی لشکر، چھاؤنی اور بازار بتائے گئے ہیں۔ لفظ اردو کے معانی میں ہی اس کی پیدائش کا راز چھپا ہوا ہے۔ جب شہر دلّی مسلمانوں کی راجدھانی بنی تو شاہی فوج کی بڑی تعداد دلّی اور اس کے قرب و جوار میں رہنے لگی۔ شاہی فوج میں جہاں باہر سے آنے والے عرب، ایرانی، افغانی، ترکستانی اور مغل تھے تو دوسری طرف راجپوت اور جاٹ بھی تھے جو یہیں کے رہنے والے تھے۔ اس کے علاوہ چھاؤنی کے بازار میں آس پاس کے مقامی باشندے ضروریاتِ زندگی کی چیزیں بیچنے آتے تھے جو اپنی اپنی بولیاں بولتے تھے۔ اس طرح شاہی فوج کی زبانوں اور مقامی باشندوں کی مختلف بولیوں نے آپس میں گھل مل کر ایک نئی بولی کو جنم دیا جسے تاریخ کے مختلف ادوار میں، ہندی، ہندوی، ہندوستانی، ریختہ اور دکنی کے نام سے پکارا گیا۔ خلجیوں اور تغلقوں کے زمانے میں یہی بولی دکن پہنچی اور ترقی کر کے شعر و ادب کی زبان بن گئی۔

اردو کے اوّلین شعرا دکن سے تعلق رکھتے ہیں۔ شمالی ہندوستان میں تصنیف وتالیف اور شعروادب کی زبان اب تک فارسی ہی چلی آ رہی تھی۔ ولی دکنی جب اپنا دیوان لے کر دلّی آئے تو یہاں کے لوگوں کو ان کا کلام بہت پسند آیا اور انھوں نے فارسی کو چھوڑ کر ریختہ میں شعر کہنا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ شمالی ہند میں بھی اردو تصنیف وتالیف کی زبان بن گئی۔

آج جو اردو ہندوستان کے مختلف حصوں میں اور ہندوستان سے باہر بولی جاتی ہے وہ اسی کھڑی بولی کی ترقی یافتہ شکل ہے جو دہلی اور آس پاس کے علاقے میں بولی جاتی تھی۔ اردو زبان کا ڈھانچہ بنیادی طور پر وہی ہے جو کھڑی بولی کا ہے۔ بلاشبہ اردو زبان میں عربی فارسی کے ہزاروں الفاظ جذب ہو گئے ہیں لیکن زیادہ تعداد دیسی الفاظ کی ہی ہے۔ آوازوں میں بھی بعض آوازیں عربی یا فارسی کی ہیں لیکن زیادہ تر آوازیں دیسی ہیں۔ اس کا ادب ہندوستانی مزاج کا آئینہ دار ہے۔

☆☆☆

سوالات:

۱۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی ملاقات پہلی بار کس علاقے میں ہوئی؟

۲۔ اردو کی جائے پیدائش کے بارے میں کیا کیا نظریات پائے جاتے ہیں؟

۳۔ اردو کے لفظی معانی کیا کیا ہیں؟

۴۔ اردو کو مختلف ادوار میں کن کن ناموں سے پکارا گیا؟

۵۔ شمالی ہند میں اردو میں باقاعدہ طور پر لکھنے پڑھنے کا سلسلہ کب سے شروع ہوا؟

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع بنایئے:

مذہب۔ باشندہ۔ اثر۔ نظریہ۔ وطن۔ حقیقت۔ شکل۔ اختیار۔ فوج۔ حاکم۔ تاجر۔ صوفی۔ ملک۔ شاہ۔ ضرورت۔ تاریخ۔ ترقی۔ شعر۔ ادب۔ شاعر۔ تصنیف۔ تالیف۔ حصہ۔ لفظ۔

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

خاص۔ شمال۔ قریب۔ شروع۔ مقامی۔ پیدائش۔ اصلی۔ زندگی۔ ترقی۔ آمد۔ مشرق۔ شروع۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جنس بتایئے:

مذہب۔ فرقہ۔ علاقہ۔ صدی۔ ہندوستان۔ بات۔ تعداد۔ سال۔ درّہ۔ باشندہ۔ وجہ۔ زبان۔ اثر۔ آمد۔ سلسلہ۔ تبدیلی۔ نظریہ۔ وطن۔ حقیقت۔ فوج۔ حصہ۔ ملک۔ معنی۔ بازار

○○○

سرسید احمد خان

(۱۸۱۷ء۔۱۸۹۸ء)

سرسید احمد خاں کا شمار ان عظیم شخصیتوں میں ہوتا ہے جن پر ہماری تاریخ ہمیشہ فخر کرے گی۔ انھوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے اندر ایک باعزت قوم کی طرح جینے کا حوصلہ پیدا کیا اور ان کا کھویا ہوا وقار بحال کیا۔ سرسید نے اپنی اصلاحات سے مسلمانوں کی تمدنی زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب پیدا کیا۔ انھوں نے ہندو مسلم اتحاد پر زور دے کر ہندوستانی قومیت کی بنیاد رکھی۔ جدید تعلیم کو ہندوستانی مسلمانوں کی ترقی کے لیے لازمی قرار دیا۔ انھوں نے اردو زبان و ادب کی ترقی کے لیے بھی بے مثال کارنامے انجام دیے۔ سرسید احمد خاں انیسویں صدی کے بڑے مصلح اور مخلص رہنما تھے۔

سرسید احمد خاں دلّی کے ایک شریف اور دین دار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے بزرگ ہرات سے اکبر کے زمانے میں ہندوستان آئے اور اپنے علم و کمال کی بنیاد پر مغل دربار سے وابستہ ہو گئے۔ یہ وابستگی کسی نہ کسی حد تک آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر تک قائم رہی۔ سرسید کے

دادا سید ہادی کو عالم گیر ثانی نے جواد علی خاں کا خطاب اور شاہی فوج میں بہت بڑا عہدہ دیا تھا۔ سرسید کے والد میر متقی کو اکبر شاہ بھائی متقی کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ سرسید کے نانا خواجہ فریدالدین احمد اپنے خاندان میں سب سے زیادہ پڑھے لکھے تھے، اور انھیں علم ریاضی میں بڑا کمال حاصل تھا۔ وہ انگریزی حکومت کے سفیر کی حیثیت سے ایران بھیجے گئے تھے اور اکبر شاہ ثانی نے انھیں اپنے دربار میں وزارت کا عہدہ پیش کیا تھا۔

سرسید کی ابتدائی تعلیم والد سید محمد متقی اور نانا خواجہ فریدالدین کی نگرانی میں ہوئی۔ سرسید کی والدہ بڑی نیک، رحم دل اور سلیقہ مند خاتون تھیں۔ وہ ہمیشہ اپنی آمدنی کا پانچ فی صد حصہ غریبوں، محتاجوں اور بیواؤں پر خرچ کرتی تھیں۔ انھوں نے سرسید کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی خاص توجہ دی۔

سرسید کی ابتدائی زندگی بڑے عیش و آرام سے میں بسر ہوئی۔ ۱۹ ؍سال کی عمر میں ان کی شادی دلّی کے ایک معزز اور تعلیم یافتہ خاندان میں ہوئی۔ دو سال بعد ۱۸۳۸ء میں والد کا انتقال ہو گیا۔ قلعہ سے ان کے نام کی جو پنشن جاری تھی، بند ہو گئی۔ اب سرسید کو ملازمت کا خیال آیا۔ قلعۂ معلّٰی سے دیرینہ تعلقات کے باوجود انھوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت کو ترجیح دی۔ ابتداءً صدر امین کے دفتر میں سر رشتہ دار مقرر ہوئے۔ انھیں دنوں منصفی کے لیے امتحان شروع ہوا، سرسید پہلی ہی کوشش میں

کامیاب ہوئے۔ ۲۴ر دسمبر ۱۸۴۱ء میں مین پوری میں ان کا تقرر بحیثیت منصف ہوا۔ کچھ ہی روز بعد فتح پور سیکری کے لیے تبادلہ ہو گیا۔ یہاں اتفاق سے سرسید کو وہی مکان رہنے کو ملا جو شہنشاہ اکبر کی خواب گاہ رہ چکا تھا۔ ۱۸۴۶ء میں وہ پھر سے دہلی آگئے اور ۱۸۵۴ء تک یہیں قیام رہا۔ اس دوران انھوں نے کئی کتابیں لکھیں لیکن شہرت و مقبولیت انھیں آثار الصنادید سے ملی۔ اس کتاب میں انھوں نے دلّی اور آس پاس کی عمارتوں کے بارے میں اپنی تحقیقات پیش کی ہیں۔ مشرقی زبانوں کے ماہر گارسیں دتاسی نے اس کا فرانسیسی میں ترجمہ کیا۔ اس ترجمے کی اشاعت کے بعد سرسید رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کے آنریری فیلو مقرر ہوئے۔

اپریل ۱۸۵۷ء میں سرسید کا تبادلہ صدر الصدور کی حیثیت سے مرادآباد ہو گیا۔ ایک سال بعد باغیوں کی جائداد کی تفتیش کے سلسلے میں ایک اسپیشل کمیشن بنایا گیا جس میں سرسید اکیلے ہندوستانی ممبر تھے۔ انھوں نے اپنے اثر و رسوخ سے بہت سے ہندوستانیوں کو پھانسی اور ضبطی سے بچا لیا۔ اس کے بعد سرسید نے اسبابِ بغاوت ہند لکھی اور ۱۸۵۷ء کی بغاوت کے لیے انگریز حکام کو ذمہ دار ٹھہرایا۔

جنوری ۱۸۶۴ء میں انھوں نے غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی قائم کی۔ اس سوسائٹی کا بنیادی مقصد ترجمہ کے ذریعے انگریزی زبان میں پائے جانے والے علوم و فنون کو عام ہندوستانیوں تک پہنچانا تھا۔ سرسید کا

تبادلہ غازی پور سے علی گڑھ ہوا تو سوسائٹی کا دفتر بھی علی گڑھ منتقل ہو گیا۔ اس سوسائٹی نے عام ہندوستانیوں کے فلاح و بہبود کے لیے کئی اہم اقدام کیے جن میں سب سے اہم قدم علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کا جاری کیا جانا تھا۔ اس اخبار کا شمار اس زمانے کے بہترین اخباروں میں کیا جانا تھا۔

۱۸۶۹ء میں سرسید نے انگلستان کا سفر کیا۔ اس سفر کے پیچھے تین مقاصد تھے۔ پہلا مقصد اپنے بیٹے سید حامد اور سید محمود کو لندن کی کسی بڑی یونیورسٹی میں داخلہ دلانا تھا۔ دوسرا مقصد سر ولیم میور کی بدنام زمانہ کتاب ''لائف آف محمدؐ'' کا جواب لکھنا تھا۔ تیسرا اور سب سے اہم مقصد یہ تھا کہ انگریزوں کے درمیان رہ کر یہ معلوم کریں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ انگریز ساری دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔

سرسید اپنے تینوں مقاصد میں کامیاب ہوئے۔ انھوں نے سید حامد اور سید محمود کا داخلہ کیمبرج یونیورسٹی میں کرایا۔ ولیم میور کی کتاب کے جواب میں خطباتِ احمدیہ لکھی، انگریزوں کے رہن سہن کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔ لندن سے واپسی کے بعد انھوں نے ایک رسالہ جاری کیا جس کا نام تہذیب الاخلاق تھا۔ اس رسالے نے ہندوستانی مسلمانوں کے رہن سہن پر گہرا اثر ڈالا۔

اب سرسید کو ایک اعلیٰ درجے کی درس گاہ کے قیام کا خیال آیا۔ انھوں نے ۱۸۷۵ء میں مدرسۃ العلوم کے نام سے علی گڑھ میں ایک ادارہ

قائم کیا جس کا سنگ بنیاد ۱۸۷۷ء میں لارڈ لٹن کے ہاتھوں رکھا گیا۔ بعد میں اسے محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے نام سے شہرت ملی۔ یہی کالج سرسید کے انتقال (۱۸۹۸ء) کے برسوں بعد ۱۹۲۰ء میں مسلم یونیورسٹی بنا۔ اس طرح مدتوں پہلے سرسید نے جو ایک چھوٹا سا پودا لگایا تھا وہ اب تناور درخت بن چکا ہے۔ آج اس کے سائے میں علم و ہنر کے سینکڑوں چشمے جاری ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلم اور غیر مسلم طلبا ان چشموں سے علم و ہنر کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ سرسید احمد خاں نے یہ ادارہ بنیادی طور پر مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لیے قائم کیا تھا، لیکن انھوں نے اس کا دروازہ دوسری قوموں پر کبھی بند نہیں کیا۔ یہ بات خاصی سبق آموز ہے کہ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے پہلے دونوں گریجویٹ ہندو تھے۔ سرسید ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک خوب صورت دلہن کی دو آنکھوں سے تشبیہ دیتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ایک ملک کے تمام باشندے ایک قوم کہلاتے ہیں۔ ہندو، مسلمان، سکھ یا عیسائی ہونا ان کا نجی معاملہ ہے۔ ملک کے فائدے اور نقصان میں سب برابر کے شریک ہیں۔ ملک کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب یہاں کے تمام باشندے آپس میں مل جل کر رہیں۔ بلاشبہ سرسید احمد خاں جدید ہندوستان کے اہم معمار تھے۔

(مرتب)

☆☆☆

سوالات:

۱۔ سرسید کے آباواجداد کب اور کہاں سے ہندوستان آئے؟

۲۔ آثار الصنادید کا فرانسیسی میں ترجمہ کس نے کیا؟

۳۔ سرسید نے خطباتِ احمدیہ کس کی کتاب کے جواب میں لکھی؟

۴۔ سائنٹفک سوسائٹی کے قیام کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

۵۔ سرسید نے انگلستان کا سفر کن مقاصد کی تکمیل کے لیے کیا؟

۶۔ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کا سنگِ بنیاد کب اور کس کے ہاتھوں رکھا گیا؟

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع بنایئے:

شریف۔ دین۔ علم۔ کمال۔ بادشاہ۔ خطاب۔ وزیر۔
خاتون۔ غریب۔ تعلیم۔ خیال۔ تعلق۔ ترجیح۔ امتحان۔
حیثیت۔ اتفاق۔ مکان۔ کتاب۔ عمارت۔ تحقیق۔ ماہر۔
ترجمہ۔ خبر۔ تجویز۔ تفتیش۔ فن۔ مقصد۔ قدم۔ سفر۔ خطبہ۔
پیغمبر۔ قوم۔ تشبیہ۔ معاملہ۔ فائدہ۔ نقصان۔ شریک۔ معمار۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

شریف۔ شاہی۔ ابتدائی۔ محتاج۔ نیک۔ آرام۔ دیرینہ۔
مشرقی۔ بغاوت۔ کامیاب۔ عزت۔ ترقی۔ جدید۔

دین دار ۔ رحم دل ۔ شہرت ۔ بدنام ۔ اعلیٰ ۔ خوب صورت ۔
فائدہ ۔ رہ نما ۔

۹۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جنس بتائیے:

ثمار ۔ فرزند ۔ عہدہ ۔ قوم ۔ حوصلہ ۔ اصلاح ۔ زندگی ۔ شعبہ ۔
گھرانہ ۔ زمانہ ۔ علم ۔ کمال ۔ بنیاد ۔ حیثیت ۔ دربار ۔
وزارت ۔ تعلیم ۔ نگرانی ۔ عہدہ ۔ تربیت ۔ توجہ ۔ انتقال ۔
ملازمت ۔ خیال ۔ ترجیح ۔ شہرت ۔ ترجمہ ۔ جائداد ۔

OOO

بھلے اور بُرے کی پہچان

نیک آدمی اپنے دشمنوں کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں جو چندن کلہاڑی کے ساتھ کرتا ہے۔ کلہاڑی اسے کاٹتی ہے مگر وہ اس کی دھار کو خوشبودار کر دیتا ہے، اس لیے چندن کو یہ عزت حاصل ہے کہ دیوتاؤں کے سروں پر جگہ پاتا ہے اور کلہاڑی کی یہ درگت ہوئی کہ اس کا منھ آگ میں تپا کر ہتھوڑوں سے پیٹا جاتا ہے۔

بھلے آدمی سادہ مزاج رکھتے ہیں اور جو کچھ خدا نے دیا ہے اس پر راضی رہتے ہیں۔ دنیا کی خواہشوں سے آزاد ہوتے ہیں، ہر حال میں خوش رہتے ہیں اور فیاضی کی کان ہوتے ہیں۔ سب کے ساتھ شفقت اور محبت سے پیش آتے ہیں، کسی سے دشمنی نہیں رکھتے۔ حرص اور لالچ کی ان کو ہوا نہیں لگتی، بغض اور حسد کا ان پر سایہ نہیں پڑتا۔ وہ غریبوں پر مہربانی کرتے ہیں، اپنی تعظیم کی پرواہ نہیں کرتے مگر اوروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ کسی سے ایسی بات نہیں کہتے جو اس کو بُری معلوم ہو۔ وہ اپنے قول کے

سچے ہوتے ہیں۔ ان کو خدا پرستی اور انسان کے ساتھ بھلائی کرنے کی لو لگی ہوتی ہے۔ بلاشبہ ایسے ہی آدمی کو خدا رسیدہ کہنا چاہیے۔

اب تم کچھ بُرے آدمی کا بھی ذکر سنو۔ کبھی تم بھول کر بھی ان کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ ان سے تم کو ہمیشہ تکلیف ہی پہنچے گی۔ ان کے دل میں حسد کی آگ روشن رہتی ہے۔ جب وہ کسی کی غیبت سنتے ہیں تو ایسے خوش ہوتے ہیں گویا ان کے ہاتھ قارون کا خزانہ لگ گیا ہو۔ جو ان کے ساتھ بھلائی کرے اس کے ساتھ وہ برائی کرتے ہیں۔ جھوٹ ہی ان کا لینا اور جھوٹ ہی ان کا دینا۔ وہ اوروں کو تکلیف دیتے ہیں۔ ہم سایوں کا مال ہڑپ کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اور دوسروں کی غیبت کرتے ہیں۔ جب کسی کی بڑائی یا ترقی سنتے ہیں تو ایسی ٹھنڈی سانس لیتے ہیں جیسے ان کو بخار ہی چڑھ آیا ہو۔ ان کو سوائے اپنے مطلب کے کچھ اور نہیں سوجھتا۔ ماں، باپ، استاد سب کی ہنسی اڑاتے ہیں، کسی کا کہنا نہیں مانتے۔

نیک انسان چاند اور سورج کی طرح چمک کر دوسروں کو سکھ اور آرام پہنچاتے ہیں۔ دنیا میں کوئی عذاب اس کے برابر نہیں کہ دوسروں کو دکھ پہنچایا جائے۔

(مولوی ذکاءاللہ)

☆☆☆

سوالات:

۱۔ بھلے آدمی کیسے ہوتے ہیں؟

۲۔ بُرے لوگوں کی کیا پہچان بتائی گئی ہے؟

۳۔ بُری صحبت سے کیا نقصان پہنچتا ہے؟

۴۔ دنیا کا سب سے بڑا عذاب کیا ہے؟

مندرجہ ذیل محاوروں کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

سروں پر جگہ پانا۔ راضی رہنا۔ ہڑپ کرنا۔ فکر میں رہنا۔ ٹھنڈی سانس لینا۔ فیاضی کی کان ہونا۔ ہنسی اڑانا۔ ہوا لگنا۔ سایہ پڑنا۔ لولگنا۔

مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

خواہش۔ تعلیم۔ قول۔ ذکر۔ تکلیف۔ خزانہ۔ فکر۔ ترقی۔ مطلب۔ ہم سایہ۔ حال۔ غریب۔

مندرجہ ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

دشمن۔ خوشبو۔ عزت۔ سادہ۔ دنیا۔ خوش۔ فیاضی۔ محبت۔ تعظیم۔ تکلیف۔ نیک۔ سچ۔ بھلائی۔ استاد۔ عذاب۔ دکھ

مندرجہ ذیل الفاظ کی جنس بتائیے:

چندن۔ کلہاڑی۔ دھار۔ دُرگت۔ حال۔ فیاضی۔ شفقت۔ حرص۔ بغض۔ حسد۔ تعظیم۔ پرواہ۔ قول۔ ذکر۔ صحبت۔ خزانہ۔ ہم سایہ۔ فکر۔ سانس۔ بخار۔ مطلب۔ سکھ۔ آرام۔ عذاب

○○○

غزل

غزل اردو شاعری کی سب سے اہم اور مقبول صنف ہے۔ رشید احمد صدیقی نے اسے اردو شاعری کی آبرو کہا ہے۔ اردو شاعری کی ابتدا سے آج تک شاید ہی کوئی ایسا شاعر ہو جس نے کبھی غزل نہ کہی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اردو شاعری کا بڑا حصہ غزلوں پر مشتمل ہے۔

ظاہری شکل کے اعتبار سے غزل اشعار کا وہ مجموعہ ہے جس کے پہلے شعر کے دونوں مصرعوں میں ردیف اور قافیہ کی پابندی ہوتی ہے۔ اسے مطلع کہتے ہیں۔ کبھی کبھی شاعر ایک سے زیادہ مطلع بھی کہتا ہے۔ دوسرے مطلع کو مطلع ثانی یا حسنِ مطلع کہتے ہیں۔ غزل میں اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہے۔ عام طور پر پانچ، سات یا نو اشعار ملتے ہیں۔ غزل کا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ اس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

غزل کا ہر شعر جداگانہ مطلب رکھتا ہے۔ یعنی ہر ایک شعر میں ایک مکمل خیال پیش کیا جاتا ہے لیکن بعض شعرا کے یہاں ایسی غزلیں بھی ملتی ہیں جن میں ایک ہی تجربے کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا گیا ہے۔

غزل کی ابتدا عشق محبت کے مضمون سے ضرور ہوئی لیکن آج اس کا دامن اتنا وسیع ہوگیا ہے کہ اس میں مذہب اخلاق، تصوف سے لے کر سیاسی وسماجی مسائل، حکمت وفلسفہ سے متعلق ہر قسم کے تجربات ومشاہدات پیش کیے جاسکتے ہیں۔

ooo

میر محمد تقی میرؔ

غزل

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

نازکی ان کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

بار بار ان کے در پہ جاتا ہوں
حالت اب اضطراب کی سی ہے

میں جو بولا، کہا کہ یہ آواز۔
اسی خانہ خراب کی سی ہے

میرؔ ان نیم باز آنکھوں میں۔
ساری مستی شراب کی سی ہے

○

معنی یاد کیجیے:

ہستی = زندگی

حباب = بلبلہ

نمائش = دکھاوا

سراب = دھوکا، نظر کا فریب (Mirag)

اضطراب = بے چینی، دیوانگی

خانہ خراب = برباد

نیم باز آنکھیں = آدھی کھلی آنکھیں

سوالات:

۱۔ تشبیہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ شاعر نے انسان کی زندگی کو 'حباب' سے اور زندگی کی شان و شوکت کو 'سراب' سے کیوں تشبیہ دی ہے؟

۳۔ شاعر کے اضطراب کا سبب کیا ہے؟

۴۔ 'خانہ خراب' کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

۵۔ محبوب کی آنکھیں نیم باز کیوں ہیں؟

○○○

مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

غزل

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

داغِ دل گر نظر نہیں آتا
بو بھی اے چارہ گر نہیں آتی

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی
موت آتی ہے پر نہیں آتی

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

معنی یاد کیجیے:

امید بر آنا = امید پوری ہونا

صورت نظر آنا = حل نظر آنا

معین = طے، مقرر کیا ہوا

چارہ گر = علاج کرنے والا، مشکل/مصیبت دور کرنے والا

آرزو = حسرت، تمنا

نیچے لکھے محاوروں سے جملے بنائیے:

امید بر آنا۔ صورت نظر آنا۔ خبر آنا۔ آرزو میں مرنا۔

○○○

حکیم مومن خاں مومنؔ

غزل

اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا
رنج راحت فزا نہیں ہوتا

بے وفا کہنے کی شکایت ہے
تو بھی وعدہ وفا نہیں ہوتا

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا

تم مِرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

چارۂ دل سوائے صبر نہیں
سو تمہارے سوا نہیں ہوتا

کیوں سنے عرضِ مضطر اے مومنؔ
صنم آخر خدا نہیں ہوتا

○

معنی یاد کیجیے:

رنج = غم، دکھ

راحت فزا = آرام یا چین میں اضافہ کرنے والا

وعدہ وفا ہونا = وعدہ پورا کرنا

گویا = کہنے کو، ایک طرح سے

چارۂ دل = دل کا علاج

عرضِ مضطر = پریشان حال کی فریاد

مومنؔ = شاعر کا تخلص، ایمان والا

صنم = بت، محبوب

سوالات:

۱۔ اس غزل کے تمام اشعار میں ایک صنعت پائی جاتی ہے وہ کون سی صنعت ہے؟

۲۔ اس غزل کے سب سے اہم شعر کی نشان دہی کیجیے؟

۳۔ تیسرے شعر میں شاعر نے کس اَن ہونی کا ذکر کیا ہے؟

۴۔ پانچویں شعر میں شاعر نے کس مشکل یا پریشانی کا ذکر کیا ہے؟

○○○

نظم

نظم کے معنی ہیں موتی پرونا۔ جس طرح کسی ہار کے تمام موتی یا مالا کے تمام پھول ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اور سب مل کر ایک ہار یا مالا کی شکل بناتے ہیں، اسی طرح نظم کے تمام اشعار ایک عنوان سے جڑے ہوتے ہیں۔ اگر ہم ہار میں سے کچھ موتی نکال لیں تو ہار کی خوب صورتی ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی نظم میں سے کچھ اشعار نکال دیں تو نظم ادھوری اور عیب دار لگے گی۔ نظم میں عنوان کی حیثیت ہار کے دھاگے کی سی ہوتی ہے۔ اگر دھاگا ٹوٹ جائے تو تمام موتی بکھر جائیں گے۔ اسی طرح عنوان نظم کے تمام اشعار کو ایک لڑی میں پروئے رکھتا ہے۔ نظم کے تمام اشعار آپس میں مربوط اور منسلک ہوتے ہیں اور سب مل کر ایک موضوع یا خیال کو پورے طور پر پیش کرتے ہیں۔

نظم کی ظاہری شکل متعین نہیں ہے۔ شاعر اپنی ضرورت یا سہولت کے اعتبار سے اظہار خیال کی بہت سی شکلوں میں سے کوئی بھی شکل طے کر لیتا ہے، لیکن نظم کے لیے مثنوی، مخمس اور مسدس کی شکلیں زیادہ رائج

رہی ہیں۔ دورِ جدید کے بعض شاعروں نے غزل کی شکل (ہیئت) میں بھی نظمیں کہی ہیں۔ نظم کا تعلق اس کی ظاہری شکل سے زیادہ اس موضوع یا خیال سے ہوتا ہے جسے شاعر پیش کرنا چاہتا ہے۔ نظم کی خوبی یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے کسی بھی سنجیدہ اور اہم موضوع پر ربط اور تسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ نظم گوئی کی ابتدا شمالی ہند میں نظیراکبرآبادی کے ہاتھوں ہوچکی تھی لیکن سرسید تحریک کے زیرِ اثر حالؔی اور آزادؔ نے اسے باقاعدہ طور پر ترقی دی اور ایک نئی روایت کی داغ بیل ڈالی جو آج تک قائم ہے۔

○○○

خواجہ الطاف حسین حالیؔ

مٹّی کا دیا

جھٹپٹے کے وقت گھر سے ایک مٹی کا دیا
ایک بڑھیا نے سرِ رہ لا کے روشن کر دیا
تا کہ رہ گیر اور پردیسی کوئی ٹھوکر نہ کھائے
راہ سے آساں گزر جائے ہر اک چھوٹا بڑا
یہ دیا بہتر ہے ان جھاڑوں سے اور فانوس سے
روشنی محلوں کے اندر ہی رہی جن کی سدا
گر نکل کر اک ذرا محلوں کے باہر دیکھیے
ہے اندھیرا گھپ در و دیوار پر چھایا ہوا
سرخ رو آفاق میں وہ رہ نما مینار ہیں
روشنی سے جن کی ملاّحوں کے بیڑے پار ہیں

○

معنی یاد کیجیے:

جھٹپٹے کا وقت = شام کا وقت

رہ نما = راستہ دکھانے والا، گائیڈ، لیڈر

سرِ رہ = راستے پر

مینار = ٹاور

رہ گیر = مسافر

بیڑا = بڑی کشتی، جہاز

سرخ رو ہونا = کامیاب ہونا

بیڑا پار ہونا = کامیاب ہو جانا، مشکلات پر قابو پالینا۔

سوالات:

۱۔ شاعر نے چھوٹے سے دیے کو محلوں کے جھاڑ فانوس سے بہتر کیوں بتایا ہے؟

۲۔ اس نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

۳۔ آخری شعر کا مطلب اپنی زبان میں لکھیے؟

۴۔ مندرجہ ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

روشن کرنا۔ سرخ رو ہونا۔ بیڑا پار ہونا۔

○○○

اکبرالٰہ آبادی

مفت کی کمان

ایک بوڑھا نحیف و خستہ زار
اک ضرورت سے جاتا تھا بازار
ضعفِ پیری سے خم ہوئی تھی کمر
راہ بے چارا چلتا تھا جھک کر
چند لڑکوں کو اس پہ آئی ہنسی
قد پہ پھبتی کمان کی سوجھی
کہا ایک لڑکے نے اس سے کہ بول
تو نے کتنے کو لی کمان یہ مول؟
پیر، مردِ لطیف و دانش مند
ہنس کے کہنے لگا کہ اے فرزند!
پہنچو گے میری عمر کو جس آن
مفت مل جائے گی تجھے یہ کمان

○

معنی یاد کیجیے:

نحیف = کمزور
قد = جسم کی اونچائی
خستہ = ٹوٹا پھوٹا، چوُر چوُر
پھبتی سوجھنا = مذاق سوجھنا

زار = بدحال

مردِ لطیف = خوش مزاج آدمی، پیر، بوڑھا

ضعفِ پیری = بڑھاپے کی کمزوری

دانش مند = عقل مند

خم ہونا = جھکنا، ٹیڑھا ہونا

فرزند = بیٹا

سوالات:

۱۔ لڑکے نے بوڑھے مسافر پر کیا پھبتی کسی؟

۲۔ بوڑھے آدمی نے لڑکوں کی پھبتی کے جواب میں کیا کہا؟

۳۔ ''پیر مرد لطیف و دانش مند'' کا مطلب لکھیے؟

۴۔ اس نظم کے ذریعے شاعر نے نئی نسل کو کیا پیغام دیا ہے؟

۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

ضرورت۔ پیر۔ مرد۔ دانش مند۔ فرزند

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

بوڑھا۔ نحیف۔ خستہ۔ ضعف۔ پیری۔ مردِ لطیف۔ دانش مند۔ فرزند

○○○

مولوی اسماعیل میرٹھی

نصیحت

کرے دشمنی کوئی تم سے اگر — جہاں تک بنے تم کرو درگزر
کرو تم نہ حاسد کی باتوں پر غور — جلے جو کوئی اس کو جلنے دو اور
اگر تم سے ہو جائے سرزد قصور — تو اقرار و توبہ کرو بالضرور
بدی کی ہو جس نے تمہارے خلاف — جو چاہے معافی، تو کردو معاف
نہیں، بلکہ تم اور احسان کرو — بھلائی سے اس کو پشیماں کرو
ہے، شرمندگی اس کے دل کا علاج — سزا اور ملامت کی کیا احتیاج
بھلائی کرو تو کرو بے غرض — غرض کی بھلائی تو ہے اک مرض
جو محتاج مانگے تو دو تم اُدھار — رہو واپسی کے نہ اُمیدوار

جو تم کو خدا نے دیا ہے تو دو
نہ خِسّت کرو اس میں جو ہو سو ہو

○

معنی یاد کیجیے:

حاسد = حسد کرنے والا، بدخواہ

بالضرور = لازمی طور پر، بے شک

بدی = برائی، بدخواہی، غیبت

احسان = نیکی، اچھا سلوک، بھلائی، مہربانی

پشیمان = شرمندہ، ندامت والا، پچھتانے والا

ملامت = بُرا بھلا کہنا، ڈانٹ ڈپٹ کرنا

احتیاج = حاجت، ضرورت

محتاج = حاجت مند، لولا، لنگڑا، اندھا

امیدوار = امید رکھنے والا، آرزو مند

خِسّت = کنجوسی

مندرجہ ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

نصیحت۔ دشمن۔ حاسد۔ اقرار۔ بدی۔ خلاف۔ احسان۔

معافی۔ بھلائی۔ سزا۔ ملامت۔ مرض۔ خِسّت۔

مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع بنائیے:

حاسد۔ احسان۔ دشمن۔ امیدوار۔ نصیحت۔ مرض

مندرجہ ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال:

درگزر کرنا۔ سرزد ہونا۔ اُمیدوار رہنا۔

○○○

مطبوعات ایجوکیشنل بک ہاؤس ایک نظر میں

اقبالیات

کلیات اقبال اردو	(صدی ایڈیشن)	200/-
فکر اقبال	خلیفہ عبدالحکیم	300/-
دانشور اقبال	پروفیسر آل احمد سرور	200/-
اقبال شاعر و مفکر	پروفیسر نورالحسن نقوی	150/-
اقبال فن اور فلسفہ	پروفیسر نورالحسن نقوی	80/-
اقبال بحیثیت شاعر	پروفیسر رفیع الدین ہاشمی	250/-
اقبال کی اردو نثر	ڈاکٹر عبادت بریلوی	150/-

غالبیات

دیوان غالب	مقدمہ پروفیسر نورالحسن نقوی	150/-
غالب: شاعر اور مکتوب نگار	پروفیسر نورالحسن نقوی	125/-
غالب شخص اور شاعر	مجنوں گورکھپوری	90/-

سرسید

مسافران لندن: سرسید کا سفرنامہ	اصغر عباس	300/-
سرسید اور علی گڑھ تحریک	پروفیسر خلیق احمد نظامی	300/-
سرسید احمد خاں اور ان کا عہد	پروفیسر ثریا حسین	350/-
سرسید: دروں خانہ	پروفیسر افتخار عالم خاں	300/-
سرسید اور ہندوستانی مسلمان	پروفیسر نورالحسن نقوی	100/-
مطالعہ سرسید احمد خاں	عبدالحق	125/-
سرسید اور ان کے نامور رفقاء	سید عبداللہ	150/-
انتخاب مضامین سرسید	آل احمد سرور	80/-
سرسید اور ان کے کارنامے	پروفیسر نورالحسن نقوی	50/-

لسانیات

مقدمہ تاریخ زبان اردو	پروفیسر مسعود حسین خاں	175/-
اردو کی لسانی تشکیل	پروفیسر مرزا خلیل بیگ	200/-
ہندوستانی لسانیات	سید محی الدین قادری زور	80/-
اردو زبان کی تاریخ	پروفیسر مرزا خلیل بیگ	250/-
اردو لسانیات	ڈاکٹر شوکت سبزواری	90/-
ادبی تنقید کے لسانی مضمرات	پروفیسر مرزا خلیل بیگ	200/-

ادب و تنقید

تنقیدیں	خورشید الاسلام	250/-
اردو ادب میں فن سوانح نگاری کا ارتقاء	الطاف فاطمہ	200/-
اردو کے پندرہ ناول	اسلوب احمد انصاری	350/-
ورود مسعود: خودنوشت سوانح حیات	پروفیسر مسعود حسین خاں	300/-
منشی پریم چند: شخصیت اور کارنامے	قمر رئیس	200/-
تفہیم شعر و ادب (جلد اول)	ڈاکٹر اختر ریاض	500/-
تفہیم شعر و ادب (جلد دوم)	ڈاکٹر اختر ریاض	250/-
پریم چند کی کہانیوں میں پسماندہ طبقات کے مسائل	ڈاکٹر جوہی بیگم	400/-
بیسویں صدی میں اردو ناول	یوسف سرمست	350/-
ساحر لدھیانوی: حیات اور کارنامے	ڈاکٹر انور ظہیر	250/-

اردو میں ترقی پسند ادبی تحریک	خلیل الرحمٰن اعظمی	200/-
ترجمہ کا فن اور روایت	ڈاکٹر قمر رئیس	250/-
سورج کو نکلتا دیکھوں	(کلیات شہریار)	500/-
سیف و سبو (مجموعہ کلام)	جوش ملیح آبادی	100/-
کلام فیض	فیض احمد فیض	150/-
اصناف سخن اور شعری ہیئتیں	شمیم احمد	150/-
جدید اردو نظم: نظریہ و عمل	پروفیسر عقیل احمد صدیقی	350/-
غبار خاطر	ابوالکلام آزاد	150/-
جدید غزل	رشید احمد صدیقی	60/-
نظریاتی تنقید: مسائل و مباحث	پروفیسر ابوالکلام قاسمی	100/-
مرزا رسوا کی ناولیں: تنقید و تجزیہ	پروفیسر خورشید الاسلام	200/-
اردو ادب میں خاکہ نگاری	صابرہ سعید	250/-
ہماری شاعری	سید مسعود حسن رضوی	150/-
نثری داستانوں کا سفر	پروفیسر صغیر افراہیم	200/-
اردو افسانہ ترقی پسند تحریک سے قبل	پروفیسر صغیر افراہیم	250/-
داستان ناول اور افسانہ	ڈاکٹر دردانہ قاسمی	75/-
انگریزی ادب کی مختصر تاریخ	محمد یٰسین	250/-
مختصر افسانہ نگاری کی تنقید	ڈاکٹر پروین اظہر	150/-
انتظار حسین اور ان کے افسانے	مرتبہ: گوپی چند نارنگ	150/-
دبستان اردو	بشارت حسین بشارت	250/-
تفہیم ادب	شائستہ نوشین	150/-
خواب باقی ہیں (خودنوشت)	آل احمد سرور	250/-
رشید احمد صدیقی کے خطوط	آل احمد سرور	180/-
کچھ خطبے کچھ مقالے	آل احمد سرور	150/-
افکار کے دیے	آل احمد سرور	200/-
آل احمد سرور کے سفرنامے	ڈاکٹر امتیاز احمد	200/-
جرنیلی سڑک	رضا علی عابدی	250/-
مسلم یونیورسٹی کی کہانی: عمارتوں کی زبانی:	افتخار عالم	200/-
فن تنقید اور تنقید نگاری	پروفیسر نورالحسن نقوی	80/-
اردو شاعری کا تنقیدی مطالعہ	سنبل نگار	125/-
اردو نثر کا تنقیدی مطالعہ	سنبل نگار	170/-
نظم جدید کی کروٹیں	وزیر آغا	100/-
غزل اور درس غزل	اختر انصاری	60/-
غزل کی سرگزشت	اختر انصاری	60/-
اردو ادب میں طنز و مزاح	وزیر آغا	200/-
تاریخ ادب اردو	پروفیسر نورالحسن نقوی	150/-
اردو ادب کی تاریخ	عظیم الحق جنیدی	100/-
اردو ناول کی تاریخ و تنقید	علی عباس حسینی	200/-
اردو ڈراما کا ارتقاء	عشرت رحمانی	350/-
اردو ڈرامے کی تاریخ و تنقید	عشرت رحمانی	150/-
دکنی ادب کی تاریخ	محی الدین قادری زور	60/-
ا۔ قصیدہ نگاری	مرتبہ ام ہانی اشرف	90/-
اردو مرثیہ نگاری	مرتبہ ام ہانی اشرف	85/-
ناول کا فن	مترجم ابوالکلام قاسمی	90/-
ناول کیا ہے	محمد احسن فاروقی	80/-

اردو مثنوی کا ارتقاء	عبدالقادر سروری	80/-
اردو تنقید کا ارتقاء	عبادت بریلوی	200/-
جدید شاعری	عبادت بریلوی	250/-
غزل اور مطالعۂ غزل	عبادت بریلوی	250/-
فن افسانہ نگاری	وقار عظیم	125/-
نیا افسانہ	وقار عظیم	100/-
داستان سے افسانے تک	وقار عظیم	150/-
اردو کی تین مثنویاں	خان رشید	75/-
انشائیہ اور انشائیے	سید محمد حسنین	150/-
اصناف ادب اردو	ڈاکٹر قمر رئیس	80/-
مقدمہ کلام آتش	خلیل الرحمن اعظمی	90/-
آج کا اردو ادب	ابواللیث صدیقی	150/-
مضامین فطرس	مقدمہ شمس الرحمن فاروقی	50/-
ستارہ یا بادبان	محمد حسن عسکری	60/-
مولوی نذیر احمد کی کہانی	مرزا فرحت اللہ بیگ	50/-
باغ و بہار	مقدمہ قمر الہدیٰ فریدی	100/-
سب رس	مقدمہ قمر الہدیٰ فریدی	200/-
موازنۂ انیس و دبیر	مقدمہ ڈاکٹر فضل امام	90/-
مقدمہ شعر و شاعری	مقدمہ ڈاکٹر وحید قریشی	90/-
امراؤ جان ادا	مقدمہ تمکین کاظمی	130/-
مجموعہ نظم حالی	مقدمہ ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی	75/-
مثنوی سحر البیان	ڈاکٹر قمر الہدیٰ فریدی	90/-
مثنوی گلزار نسیم	ڈاکٹر قمر الہدیٰ فریدی	55/-
انارکلی	مقدمہ ڈاکٹر محمد حسن	80/-
علی گڑھ سے علی گڑھ تک	اطہر پرویز	200/-
ادب کا مطالعہ	اطہر پرویز	200/-
داستان کا فن	اطہر پرویز	200/-

سیاسیات

دنیا کی حکومتیں (ورلڈ کانسٹی ٹیوشن)	محمد ہاشم قدوائی	180/-
اصول سیاسیات (پرنسپل آف پالیٹکس)	محمد ہاشم قدوائی	150/-
جمہوریۂ ہند (کانسٹی ٹیوشن آف انڈیا)	محمد ہاشم قدوائی	125/-
مبادی سیاسیات (ایلیمنٹس آف پالیٹکس)	محمد ہاشم قدوائی	90/-

متفرق

تعلیمی نفسیات کے پہلو	آفاق ندیم خاں، سید معاذ حسین	200/-
اردو زبان کی تدریس و تفہیم	آفاق ندیم/نگینہ فاطمہ	200/-
اسکولی انتظام اور عملی تحقیق	آفاق ندیم خاں	200/-
تعلیم کی سماجی بنیادیں	آفاق ندیم خاں	175/-
اصول تعلیم	ڈاکٹر ضیاء الدین علوی	90/-
جدید تعلیمی مسائل	ڈاکٹر ضیاء الدین علوی	60/-
تعلیمی نفسیات کے نئے زاویے	مسرت زمانی	70/-

تنظیم مدارس کے بنیادی اصول	محمد شریف خاں، آفاق احمد عرفانی	40/-
اصول تدریس	محمد قاسم صدیقی	75/-
ثانوی تعلیم اور اس کے مسائل	محمد قاسم صدیقی	40/-
تعلیم اور اس کے اصول	محمد شریف خاں	25/-
فلسفۂ تعلیم	محمد شریف خاں	70/-
ہندوستان میں ابتدائی تعلیم کے مسائل و رجحانات		15/-
جدید تعلیمی نفسیات	محمد شریف خاں	120/-
اردو کیسے پڑھائیں	سلیم عبداللہ	60/-
آیئے اردو سیکھیں	ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ	25/-
سائنس کی تدریس	وزارت حسین، وددالحق	50/-
عام معلومات	ضیاء الدین علوی	60/-
ایجادات کی کہانی	ضیاء الدین علوی	50/-
سائنس کی دنیا	وزارت حسین	40/-
جدید علم سائنس	وزارت حسین	50/-
رہبر صحت	مسرت زمانی	50/-
علم خانہ داری	مسرت زمانی	75/-
بچوں کی تربیت	مسرت زمانی	70/-
گلدستۂ مضامین و انشاپردازی (اول)	ڈاکٹر محمد عارف خاں	60/-
گلدستۂ مضامین و انشاپردازی (دوم)	ڈاکٹر محمد عارف خاں	100/-
تفہیم البلاغت	وہاب اشرفی	75/-
اردو صرف	ڈاکٹر محمد انصار اللہ	40/-
اردو نحو	ڈاکٹر محمد انصار اللہ	30/-
اردو شکشک (ہندی کے ذریعہ اردو سیکھیے)		50/-
انگلش ٹرانسلیشن کمپوزیشن اینڈ گرامر	ایم۔اے۔شہید	90/-

ناول اور افسانے

آخر شب کے ہمسفر (ناول)	قرۃ العین حیدر	250/-
چار ناولٹ (ناولٹ)	قرۃ العین حیدر	200/-
روشنی کی رفتار (افسانے)	قرۃ العین حیدر	200/-
واردات (افسانے)	پریم چند	60/-
امراؤ جان ادا	مرزا رسوا	130/-
ضدی (ناولٹ)	عصمت چغتائی	55/-
آنگن (ناول)	خدیجہ مستور	175/-
انتظار حسین اور ان کے افسانے	پروفیسر گوپی چند نارنگ	150/-
اردو کے مختصر افسانے	پروفیسر صغیر افراہیم	150/-
خواتین کے نمائندہ افسانے	مرتبہ محمد قاسم صدیقی	100/-
راجندر سنگھ بیدی اور ان کے افسانے	مرتبہ ڈاکٹر اطہر پرویز	150/-
کرشن چندر اور ان کے افسانے	مرتبہ ڈاکٹر اطہر پرویز	150/-
ہمارے پسندیدہ افسانے	مرتبہ ڈاکٹر اطہر پرویز	150/-
اردو کے تیرہ افسانے	مرتبہ ڈاکٹر اطہر پرویز	150/-
منٹو کے نمائندہ افسانے	مرتبہ ڈاکٹر اطہر پرویز	150/-
پریم چند کے نمائندہ افسانے	مرتبہ ڈاکٹر قمر رئیس	150/-

ایجوکیشنل بک ہاؤس، مسلم یونی ورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ۔۲۰۲۰۰۱

پروفیسر اسلوب احمد انصاری	پروفیسر خورشید الاسلام	پروفیسر قمر رئیس	یوسف سرمست
اردو کے پندرہ ناول	تنقیدیں	ترجمہ کا فن اور روایت	بیسویں صدی میں اردو ناول
350/-	250/-	250/-	350/-

مطبوعات ایجوکیشنل بک ہاؤس ایک نظر میں

اقبالیات

کلیات اقبال اردو	(صدی ایڈیشن)	200/-
فکر اقبال	ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	300/
دانشور اقبال	پروفیسر آل احمد سرور	200/-
اقبال شاعر و مفکر	پروفیسر نورالحسن نقوی	150/-
اقبال فن اور فلسفہ	پروفیسر نورالحسن نقوی	80/-
اقبال بحیثیت شاعر	پروفیسر رفیع الدین ہاشمی	250/-
اقبال کی اردو نثر	ڈاکٹر عبادت بریلوی	150/-

غالبیات

دیوان غالب	مقدمہ پروفیسر نورالحسن نقوی	180/-
غالب: شاعر اور مکتوب نگار	پروفیسر نورالحسن نقوی	125/-
غالب شخص اور شاعر	مجنوں گورکھپوری	90/-

سرسید

سرسید اور علی گڑھ تحریک	پروفیسر خلیق احمد نظامی	300/-
سرسید احمد خاں اور ان کا عہد	پروفیسر ثریا حسین	350/-
مسافران لندن: سرسید کا سفرنامہ	اصغر عباس	300/-
سرسید: دروں خانہ	پروفیسر افتخار عالم خاں	300/-
سرسید اور ہندوستانی مسلمان	پروفیسر نورالحسن نقوی	100/-
مطالعہ سرسید احمد خاں	عبدالحق	125/-
سرسید اور ان کے نامور رفقاء	سید عبداللہ	150/-
انتخاب مضامین سرسید	آل احمد سرور	80/-
سرسید اور ان کے کارنامے	پروفیسر نورالحسن نقوی	50/-

لسانیات

مقدمہ تاریخ زبان اردو	ڈاکٹر مسعود حسین خاں	200/-
اردو کی لسانی تشکیل	پروفیسر مرزا خلیل بیگ	200/-
اردو زبان کی تاریخ	پروفیسر مرزا خلیل بیگ	250/-
ہندوستانی لسانیات	سید محی الدین قادری زور	80/-
اردو لسانیات	ڈاکٹر شوکت سبزواری	90/-

ادب و تنقید

تنقیدیں	پروفیسر خورشید الاسلام	250/-
اردو ادب میں فن سوانح نگاری کا ارتقا	الطاف فاطمہ	200/-
اردو کے پندرہ ناول	اسلوب احمد انصاری	350/-
خود نوشت سوانح حیات	پروفیسر مسعود حسین خاں	300/-
منشی پریم چند شخصیت اور کارنامے	قمر رئیس	200/-
تفہیم شعر و ادب (جلد اول)	ڈاکٹر اختر ریاض	400/-
تفہیم شعر و ادب (جلد دوم)	ڈاکٹر اختر ریاض	250/-
بیسویں صدی میں اردو ناول	یوسف سرمست	350/-
ساحر لدھیانوی حیات اور کارنامے	ڈاکٹر انور کلیم	250/-
جدید نظم نظریہ و عمل	پروفیسر عقیل احمد صدیقی	350/-
اصناف سخن اور شعری ہیئتیں	شمیم احمد	150/-
غبار خاطر	ابوالکلام آزاد	150/-
جدید غزل	رشید احمد صدیقی	60/-
[illegible] (مجموعہ کلام)	جوش ملیح آبادی	100/-
کلام فیض (عکسی)	فیض احمد فیض	200/-
سورج کو نکلتا دیکھوں	کلیات شہریار	500/-
مرزا رسوا کی ناولیں: تنقید و تجزیہ	پروفیسر خورشید الاسلام	200/-
انگریزی ادب کی مختصر تاریخ	ڈاکٹر محمد حسین	250/-
اردو میں ترقی پسند ادبی تحریک	خلیل الرحمن اعظمی	200/-
ترجمہ کا فن اور روایت	ڈاکٹر قمر رئیس	250/-

خواب باقی ہیں (خود نوشت)	آل احمد سرور	250/-
اردو ادب میں خاکہ نگاری	صابرہ سعید	250/-
ہماری شاعری	سید مسعود حسین رضوی	150/-
نثری داستانوں کا سفر	پروفیسر صغیر افراہیم	200/-
اردو افسانہ ترقی پسند تحریک سے قبل	پروفیسر صغیر افراہیم	250/-
غزل و درس غزل	اختر انصاری	60/-
غزل کی سرگزشت	اختر انصاری	60/-
فن تنقید اور تنقید نگاری	پروفیسر نورالحسن نقوی	80/-
اردو شاعری کا تنقیدی مطالعہ	سنبل نگار	190/-
اردو نثر کا تنقیدی مطالعہ	سنبل نگار	170/-
نظم جدید کی کروٹیں	وزیر آغا	120/-
اردو ادب میں طنز و مزاح	وزیر آغا	200/-
تاریخ ادب اردو	پروفیسر نورالحسن نقوی	180/-
اردو ادب کی تاریخ	عظیم الحق جنیدی	100/-
اردو ناول کی تاریخ و تنقید	علی عباس حسینی	200/-
اردو ڈرامے کی تاریخ و تنقید	عشرت رحمانی	150/-
اردو ڈراما کا ارتقاء	عشرت رحمانی	350/-
دکنی ادب کی تاریخ	محی الدین قادری زور	60/-
اردو قصیدہ نگاری	مرتبہ ام ہانی اشرف	90/-
اردو مرثیہ نگاری	مرتبہ ام ہانی اشرف	85/-
ناول کیا ہے	محمد احسن فاروقی	80/-
ناول کا فن	مترجم ابوالکلام قاسمی	90/-
اردو مثنوی کا ارتقاء	عبدالقادر سروری	80/-
آل احمد سرور کے سفرنامے	ڈاکٹر امتیاز احمد	200/-
انتظار حسین اور ان کے افسانے	مرتبہ گوپی چند نارنگ	150/-
مختصر افسانہ نگاری کی تنقید	ڈاکٹر پروین اظہر	150/-
اردو تنقید کا ارتقاء	عبادت بریلوی	200/-
جدید شاعری	عبادت بریلوی	250/-
غزل اور مطالعۂ غزل	عبادت بریلوی	250/-
فن افسانہ نگاری	وقار عظیم	125/-
نیا افسانہ	وقار عظیم	100/-
داستان سے افسانے تک	وقار عظیم	200/-
اردو کی تین مثنویاں	خان رشید	75/-
انشائیہ اور انشائیے	سید محمد حسنین	150/-
آج کا اردو ادب	ابواللیث صدیقی	150/-
اصناف ادب اردو	قمر رئیس	80/-
مضامین پطرس	مقدمہ شمس الرحمن فاروقی	90/-
باغ و بہار	مقدمہ قمر الہدیٰ فریدی	100/-
سب رس	مقدمہ: قمر الہدیٰ فریدی	200/-
مقدمہ شعر و شاعری	مقدمہ: ڈاکٹر وحید قریشی	90/-
امراؤ جان ادا	مقدمہ: تحسین کاظمی	150/-
انارکلی	مقدمہ: ڈاکٹر محمد حسن	80/-
تعلیمی نفسیات کے پہلو	آفاق ندیم / اسعاد حسین	200/-
اردو زبان کی تدریس و تفہیم	آفاق ندیم / آگینہ فاطمہ	200/-
اسکولی انتظام اور عملی تحقیق	آفاق ندیم	200/-
تعلیم کی سماجی بنیادیں	آفاق ندیم	175/-
تعلیمی تحقیق کا تعارف	آفاق ندیم / نوشاد حسین	300/-

ایجوکیشنل بک ہاؤس ۰ مسلم یونیورسٹی مارکیٹ علی گڑھ